نورافشان

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ۸ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۳۰ - جلد ۹ — لودیانہ ۲۸ جولائی ۱۸۸۱ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

افغانستان جنوبی کی حالت ابتر اور نازک ہوتی جاتی ہے = ایوبخان کی آمد آمد نے قندھار میں کھلبلی مچا دی ہے = امیر کابل قندھار کی طرف فوجیں بسرعت تمام روانہ کر رہا ہے = جنگی محکمہ میں تخفیف کا حکم آگیا ہے = پشاور کا تمام جنگی سامان راولپنڈی میں لایا جاویگا = ترکستان کیطرف امیر کابل اپنا نقدی و دیگر سامان خفیہ طور سے بھیج رہا ہے = قندھار سے خبر آئی ہے کہ باشندگان زمین نے جنرل تاج محمد خان کو معہ باغیوں کے گرفتار کر لیا ہے = ایک قاصد کا بیان ہے کہ ایوبخان کے پاس ایک انگریز جو جنگ میوند میں پکڑا گیا تھا ابتک قید ہے = مدحت پاشا نے سلطان کو ایک خط میں لکھا ہے کہ میں قتل سلطان عبدالعزیز میں شامل نہیں تھا بلکہ تمہارے [illegible] نے یہہ کام کیا ہے = ایوبخان معہ اپنے سپہ سالاروں کے فراہ میں آ پہونچا = چین کا بادشاہ چیچک میں اندھا ہو گیا ہے = قاضی سعد الدین اور غلام حیدر خان قندھار سے فوجیں لیکر ایوبخان کے مقابلہ کیواسطے گرشک کیطرف روانہ ہوئے ہیں = سرکار نے یعقوبخان کے خاندان مقیم کوہ منصوری کو دس ہزار روپیہ برائے تیاری پوشاک دیا ہے = تجویز ہے کہ آئندہ گورنر جنرل کا عہدہ شاہی خاندان میں سے کسکو دیا جایا کرے = خان قلات کوئٹہ میں فوج کے تعیناتی سے کبیدہ خاطر معلوم ہوتے ہیں = ہزاریوں نے ہرات پر حملہ کرنیکا کچھ انتظام کیا ہے = افواہ ہے کہ روس کا ایک سفیر کابل میں موجود ہے = مشہور ہے کہ ایوبخان کی طرف سے ایک جاسوس پنجاب میں بھی گذرا ہے = جلال آباد کا حاکم بطور خفیہ ایوب خان سے خط و کتابت کر رہا ہے = افغانستان کے پہاڑی درونپر مضبوطی کے ساتھ پہاڑی قوموں نے مورچہ بندی کر رکھی ہے = کوہستانی افغان بھی امیر کابل سے برگشتہ ہو گئے ہیں = شاہ برہما کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے = اسٹریا میں جنگی سامانوں کی تیاریاں ہو رہی ہیں = یونان نے جب دیکھا کہ سلطان روم اپنے اقرار سے پھر گئے ہیں تو پھر جنگی احکام فوج میں جاری کر دیئے ہیں = امریکہ کے پریسیڈنٹ صاحب کے ڈاکٹروں نے کمر پر اندرونی عارضہ کے دفعیہ کے واسطے فصد کھولی ہے جس سے اب صحت ہوتی جاتی ہے = نیپال کے مہاراجہ صاحب بہادر کے دادا صاحب نے ۱۳ جولائی کو انتقال کیا = امیر کابل نے موشی خان و سلطان خان کو قید کر دیا ہے = سرداران کوہستانی امیر کو سمجھاتے ہیں کہ موشی جان وغیرہ کو چھوڑ دو وہ نہیں چھوڑتا = روس والے وسط ایشیا میں ریل کی تجویز کر رہے ہیں جنکو وے عاشق آباد و مشہد و ہرات پہونچاوینگے = علی بن خلیفہ نے قابس میں بیگ ٹیونس کے برخلاف مفسدہ برپا کیا ہے = ٹیونس کے تمام مساجد میں منادی ہوئی ہے کہ بیگ ٹیونس سلطان روم کا مخالف ہے = قلعہ مرو کا استحکام بڑی سرعت کے ساتھ ہو رہا ہے = قطع کو ابھی خالی نہیں کیا جائیگا = یوسف زئی فرقہ کے لوگ [illegible]

نور افشاں

— اخبار سیول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۲۶ جولائی میں لکھا ہے کہ عرصہ ایک ماہ کا ہوا کہ امیر عبدالرحمان خان نے بدخشاں و ترکستان سے فوجوں کو طلب کیا تھا اور ۸ جولائی کو میر مراد خان و دیگر سرداران معہ ۱۱۰۰ ترکستانی سپاہ ہونگے کابل میں داخل ہوئے۔ اور دوسری فوج اسیقدر پہونچنے والی تھی +

کچھ شبہ نہیں ہے کہ آجکل امیر عبدالرحمان خان بڑی جد و جہد اور اعلے درجہ کی کوشش ایوبخان کے مقابلہ کیواسطے کر رہے ہیں۔ یقین ہے کہ جنگ عنقریب ہونے والا ہے۔ مگر باعث عدم آمد خبرہاے افغانستان کچھ حال نہیں کھلتا ہے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے اور کیا ہوگا +

— کہتے ہیں کہ ایک سردار شمس الدین نامی پر مفسد ہونے کا الزام لگایا گیا ہے۔ چنانچہ سردار مذکور گرفتار ہو کر کابل میں آگیا ہے۔ یہاں تو امیر نے سخت دلی سے اسکو طرح طرح کی ایذا پہونچا کر کوتوال کابل کے سپرد کر دیا ہے۔ یہہ شمس الدین وہی ہے جو کہ ایوبخان کا مقابلہ کر رہا ہے +

یہہ حکومت ہے کہ افغانوں کو [illegible] ہے مگر حاکم رحم دل [illegible] ظالم کرے تو افغان کہتے ہیں کہ ہمپر کوئی حاکم نہیں ہے [illegible] کی [illegible] نہیں ہوتی ہے +

— سفر گذشتہ کے اخبار میں بھنے اہل ہنود کے تردد کا ذکر جو مہاراج درخاتھوری کے قید ہو جانیکے باعث [illegible] میں آیا تھا درج کیا تھا اب خبر ہوئی ہے کہ جبکہ پوجا پاٹ و عبادت سے کچھ نہ ہو سکا تو خیال آیا کہ حاکم کے پاس سب جمع ہو کر جاویں شاید کہ وہ ہماری فریاد کو سنے۔ چنانچہ ایک روز علی الصباح اسقدر ہنود جمع ہو کر حاکم کے پاس گئے کہ حاکم کا برآمدہ بھر گیا اور پھر رفتہ رفتہ کوٹھی کا احاطہ بھی بھر گیا جسوقت حاکم باہر تشریف لائے تو اہل ہنود نے اپنے مطلب کی فریاد پیش کی۔ چنانچہ صاحب ممدوح تھوڑے عرصہ تک سنتے رہے اور پھر اپنے اسسٹنٹ کے معاملہ مذکور کو سپرد کر کے کوٹھی کے اندر چلے گئے۔ اسسٹنٹ صاحب باعث زیادتی شور و غل کے متفکر ہوئے اور پھر یہہ حکم دیا کہ تم سبکی طرف سے دو چار مختار ہو کر اندر آویں تمام اہل ہنود چار آدمیوں کو چھوڑ کر چلے گئے اور ان چاروں کو کہا گیا کہ ہمیں ہاتھ کچھ اختیار نہیں ہے مگر جو تم نے کوئی عرضداشت گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں پیش کرنی ہو تو ہم اسکو بھی معرفت روانہ کر دینگے۔ اہل ہنود نے اسبات پر بہت زور لگایا کہ ہمارا مہاراج جسکی عادات خورد و نوش کی ایک اور قسم کی ہیں قید ہو کر بڑی مصیبت میں پڑے ہونگے۔ انکو یہہ خیال نہیں آتا کہ مہاراج چور ہے۔ اور ایسے وہ واجب السزا ہے۔ واہ۔ اعتقاد کا کیا ٹھیک نہ ہے۔ ادھر لوبھی گرو ادھر لالچی چیلہ۔ دونوں نے ایسا کیا کہ دھرم سے اعتقاد کو خارج کر دیا۔ اب دھرم اس درجہ تک پہونچا کہ اسکو ادھرم کہنا چاہیے +

— کچھ عرصہ ہوا کہ مسٹر اے۔ پی۔ سینٹ صاحب ایڈیٹر اخبار پانیر نے ایک کتاب موسومہ بہ عالم غیب کی دنیا کی تصنیف کر کے لندن میں شایع کرا دی تھی جسکے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب تھیوسفسٹ کے خیالوں کو قبول و منظور کر چکے ہیں۔ اخبار [illegible] فیر نے کتاب مذکور پر ایک ریویو لکھا ہے جسکا پہلا فقرہ یہہ ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے پہلا خیال جو دل میں آتا ہے یہہ ہے کہ کسی مخبوط الحواس نے اسکو تصنیف کیا ہے۔ یہہ ہمارے ہمعصر صاحب کی نسبت ایک طرح کا سخت الزام ہے مگر جو غیب کی دنیا میں پھرتے ہیں تعجب نہیں کہ اگر اس دنیا میں لوٹ آوے اور پھر مجنون تصور کیا جاوے +

— لندن کی تار برقی مطبوعہ ۲۵ جولائی سے معلوم ہوا کہ وہ کمیشن جو کہ مابین اہل بور اور انگریز صلح کا عہد و پیمان کر رہے ہیں سو انکا کام جلدی ہو جاویگا سبب اسکا یہہ ہے کہ سفیران انگریز نے مسٹر بوک صاحب کو جسکو اہل بور وزیر خزانہ مقرر کرنا چاہتے ہیں منظور نہیں کیا۔ کہتے ہیں کہ ان ۶ آدمیوں کے جنہوں نے مسٹر ایلیٹ صاحب کو قتل کیا تھا تحقیقات ہوئی اور بعد تحقیقات کے انکو الزام سے بری کر کے چھوڑ دیا ہے۔ دیکھا چاہیے کہ صلح کے شرایط و عہد و پیمان اختتام کو پہونچتے ہیں یا نہیں +

— گورنمنٹ عالیہ ہند کی تحریر سے واضح ہوا ہے کہ اہالیان دولت علیہ عثمانیہ متعینہ بندرگاہہاے صوبہ حجاز واقعہ ملک عربستان حاجیوں اور دیگر سیاحوں کو جنکے پاس اپنے ملک کے حکام کیطرف سے پرچہ راہداری نہو اُن بندرگاہوں میں داخل ہونے نہیں دینگے لہذا عام و خاص کی اطلاع کے لیے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو حاجی یا دیگر سیاح ہندوستان کے کسی بندرگاہ سے روانہ ہو تو قبل از سواری جہاز اُس جگہہ کے افسر مجاز سے پرچہ راہداری حاصل کرے تاکہ بنادر صوبہ حجاز میں پہونچنے پر اسکو دقت نہ پیش آوے +

بقیہ علم ہیت کا بیان

زوازنابوں یعنے ومداروں کے بیان میں

۲- انکی تیزروی خیال سے باہر ہی وے آفتاب کیطرف جھپٹتے آتے گرد اسکے چکر کھاتے اور پھر اُلٹے اپنے گجردائرے میں دوڑتے دوڑتے انسان کی نظر سے بالکل غایب ہوجاتے ہیں +

۳- زوازنابوں کی صورت جسکے پیچھے ایک لمبی روشن دم رکھتے ہیں اور سب سیاروں کو بہت پیچھے چھوڑکے یہانتک تیزی سے چلتے ہیں +

۴- وہ زوزنب جو ۱۸۱۱ء عیسوی میں نمود ہوا تھا اُسکی دم نوے لاکھ میل لمبی تھی +

۵- وہ زوزنب جو ۱۸۴۳ء عیسوی میں نمودار ہوا تھا وہ آٹھ لاکھ اور اسّی ہزار میل ایک گھنٹے چلتا ہے- اللہ کی پرہیبت قدرت کو دیکھو جو وہ ایک شعلہ زن زوزنب کو اس تیزی سے سنسان پر چلا سکتا ہے +

۶- ۱۶۸۰ء عیسوی کی زوازنابہ آفتاب کیطرف دوڑا آیا اس تیزی سے کہ قیاس ہوتا تھا کہ کوئی چیز اُسکے بیہانتک چلنے کو روک نہیں سکیگی اور وہ آفتاب کو چھوڑکر دوڑکے سنسان میں دور نکل جاویگا +

۷- لیکن خدا کا حکم مانکے اُس زوزنب نے عطارد کے دورے کے بھیتر سے ہوکر اور آفتاب سے آفتاب کے آدھے قطر کے مفاصلہ پر گرد آفتاب کے چکر کھایا پھر سیاروں کے دورے کی حد سے باہر دوڑا چلا گیا وہ چار مہینے تک دکھائی دیا +

۸- کہا ہے کہ ۱۴۵۴ء عیسوی میں ایک زوزنب زمین کے ایسا نزدیک آیا کہ چاند اور زمین کے بیچ ہوگیا اور چاند کو نظر سے چھپایا +

۹- وہ زوازنابہ جو ۱۷۷۰ء عیسوی میں نمودار تھا زمین کے ایسا نزدیک آیا کہ زمین کے جذبہ نے اُسکے چلنے کو اثر کیا +

۱۰- اگر وہ زوازنابہ ہماری اس زمین پر چڑھ آتا تو بچار کرو کہ ہمارے واسطے انجام کیا بُرا ہوتا- اُسکے صدمے سے اغلب کہ ہم سب مرجاتے +

۱۱- لیکن وہ اپنے بھیانک چلنے سے مشتری کے چاندوں کے بیچمیں سے نکل گیا +

۱۲- اگر اُن چاندوں میں سے کوئی آپ نہایت تیز رو میں ہیکو اُس دوڑتے ہوئے زوازنابے سے ٹکر لگ جاتی تو ایک یا دونوں ٹوٹ جاتے- لیکن خدا کی نظر اپنے سب مصنوعات پر ہے اور وہ جو اہل زمین کی نگہبانی کرتا ہے پدری شفقت سے سب سیاروں اور ستاروں کے زرق سے زوازنابوں کو چلاتا ہے +

۱۳- جو زوزنابہ ۱۶۸۰ء عیسوی میں ظاہر ہوا تھا سر آئزک نیوٹن صاحب نے حساب کیا کہ جس وقت کہ وہ سورج کے نزدیک سے گذرا اُسکی گرمی گرم لوہے سے دو ہزار گنی زیادہ تھی +

۱۴- حساب کیا گیا کہ اس زوزنابہ نے پانچسو پچھتر برس میں اپنے سفر کو تمام کیا تھا پس وہ ایک قدم تین ہزار میل سنسان تک میں دوڑا ہوگا- اور بعضے آدمی سمجھتے ہیں کہ اُسنے اور بھی آفتابوں کے گرد چکر کھایا +

۱۵- ہمارے خالق کی قدرت کیا کیا اچھی ہے کہ ہم یہہ بات یاد رکھیں کہ جنے چاہیے کہا کہ ای میرا بیٹا مجھ پر دل لگا جو تو میرا حکم مانیگے تو میں تمہارے باپ کے طور پر ہونگا اور تمکو اپنا بیٹا بیٹی کر سمجھونگا- وہ وہی ہیبت ناک اور مخفی ذات ہے جو ایسے دوڑتے زوازنابے کو بناکر اپنی حکومت میں رکھتا ہے- اور ہر ایک سیارہ کو جگہہ معین پر رکھکر اُنکی رہنمائی کرتا ہے +

سورج کے گرد بگرد زمین اور سیاروں کی حرکت

۱- آگے کے زمانے میں لوگ جانتے تھے اور بلکہ اب بھی بہت سے لوگ جو بات کی تہہ کو نہیں سمجھتے ہیں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ سورج اور باقی ستارے زمین کے گرد دن بھر میں ایک بار پھرتے ہیں حالانکہ آفتاب اپنی جگہہ پر قایم ہے اور زمین اُسکے گرد گھومتی ہے- اور زمین کے ہر روز اپنے مرکز پر گھومنے سے ظاہر میں معلوم ہوتا ہے کہ سورج اور ستارے گرد زمین کے گھومتے ہیں- دلیل اسپر یہہ ہے کہ ہمکو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سب سیارے مثل عطارد اور زہرہ اور مریخ اور مشتری اور زحل اور اورانس سورج کے گرد گھومتے ہیں- ہم انہیں رات کو دیکھتے ہیں اور آسمان میں اُنکی حرکتوں کے نشان بتا سکتے ہیں اسلئے شک نہیں ہے کہ وے گرد سورج کے کہ اُنکا مرکز ہے گھومتے ہیں- اب دیکھا چاہیے کہ زمین بھی اُنہوں کی طرح سے سورج کی تابع ہے اور اُنہوں کی مانند روشنی اور گرمی اُسی سے پاتی ہے زمین مشتری سے ہزار درجہ چھوٹی ہے اور زحل کی نسبت سے بھی چھوٹی ہے- پس کسلئے زمین سب سے نرالی ہو اور سورج کے گرد نہ گھومے + باقی آیندہ

مراسلات

قرآن کی عدم ضرورت ضمیمہ نمبر ۱۱

*

{دفعہ ۳ - ادعاءِ دین ابراہیم} - سورہ بقر کے شروع میں یعنے پہلے رکوع میں قرآن کی کل تعلیم کا خلاصہ پایا جاتا ہے اور انہیں باتوں کو بار بار قرآن میں بیان کیا ہے - لیکن چونکہ ہم اِن باتوں کا بیان نذرِ ناظرین کر چکے ہیں لہذا اب اُس بات کی طرف رجوع کیا جاتا ہے جو اُس تعلیم قرآنی کا مقدم حصہ ہے یعنے دینِ ابراہیم - جیسے سورہ نحل رکوع ۱۶ میں لکھا ہے - اصل ابراہیم تھا راہ ڈالنیوالا حکم بردار اللہ کا ایک طرف کا ہو کر اور نہ تھا شرک والوں میں حق ماننے والا اُسکے احسانوں کا - اُسکو اللہ نے چن لیا اور چلایا سیدھی راہ پر اور دی دنیا میں ہم نے اُسکو خوبی اور آخرت میں اچھے لوگوں میں ہے - پھر حکم بھیجا ہم نے تجھکو کہ چل دین ابراہیم پر جو ایک طرف کا تھا اور نہ تھا وہ شرک والوں میں +

پیشتر اُس سے کہ دین ابراہیم کا ذکر کیا جاوے اِس مُلک کا تواریخی ذکر گوش گذار کیا جاتا ہے اور اسمیں ہم اِس امر کو پیش نظر رکھینگے کہ کیا محمد اِس تعلیم کا موجد مطلق ہے یا نہیں - تحقیق کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اِس دین کا خیال پیشتر بھی تھا - اور وہیں سے محمد بھی اِس تعلیم کا مشاہدہ کرنے پر آمادہ ہوا - محمد سے پیشتر حنیفیہ فرقے کا ایک گروہ تھا وہ اپنے تئیں ابراہیمی صابئین کہتے تھے اور شروع میں محمد نے اپنے تئیں اُن میں سے ایک قرار دیا تھا - اُنکا طریق یہودی عیسویت کی صورت رکھتا تھا - وے ایک خدا کو مانتے تھے - اُنکے پاس توریت اور انجیل اور ابراہیم اور موسیٰ کی روائتیں تھیں اور یہہ روائتیں یہودیوں کی کتب مدراش میں پائی جاتی تھیں جو بطاریق اور فرشتوں اور پریوں کے قصے اور آور باتیں بھی شامل کرتے ہیں - اِس فرقہ میں کئی ایک مشہور آدمی ہوئے - سب سے اوّل عمایہ ایک اعلے درجہ کا شاعر تھا یہہ محمد کو مطلق نہ مانتا تھا اور ہمیشہ اُسکی ہجو کیا کرتا تھا - کیونکہ وہ خود نبی بننے کا ارادہ کرتا تھا - اُسکے سوا چار اور ہیں جو محمد کے رشتداروں میں سے تھے - اور مشہور ورقہ بھی اُنمیں سے ایک تھا - یہہ سب اپنے مُلک کی پتھر کی پرستش سے بیزار ہو کر ایک دفعہ سالیانہ عید پر کعبہ میں جمع ہوئے اور اپنے خیالات ایک دوسرے سے یوں بیان کئے کہ کیا ہم ایک پتھر کے گرد گھوما کریں جو نہ سنتا نہ دیکھتا نہ مدد دیتا اور نہ نقصان پہونچاتا ہے آؤ ہم ایک بہتر ایمان کی تلاش کریں - اور پھر وے اعتقادِ حنفی یعنے دین ابراہیم کی تلاش میں لگے - اِس دین ابراہیم کو محمد (محمد حنفی) نے بحال کرنے کا ارادہ کیا اور پھر دیکھو کہ کسطور سے کرنا شروع کیا - وہی دلائل اور تعلیم جو اُسکے اجداد استعمال کرتے تھے آپ نے بھی استعمال کئے - اور خصوصاً زید کی جو لہو اور بتپرستی کی قربانیاں کھانے کو نفرت کے لائق کہتا تھا - یہہ یہودی تعلیم یعنے توریت کا اثر تھا - اور بچوں کو زندہ دفن کرنے سے جو بت پرست عربوں کی رسم تھی حقارت کرتا تھا - اور ابراہیم کے خدا کی بندگی کرتا تھا - یہہ زید مکہ میں تعلیم دیا کرتا تھا اور محمد بھی اُسکا شاگرد ہو چکا تھا - اِس سے ظاہر ہے کہ حضرت محمد دین ابراہیم کے پہلے واعظ نہ تھے مگر اِس امر میں اوروں کے شاگرد ہو چکے تھے +

اب ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں - یعنے دین ابراہیم کیا تھا ؟ محمد اور اُسکے ہمعصر اُس سے کیا سمجھے ؟ - سورہ بقر رکوع ۱۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم نہ یہودی تھا نہ نصارا - لیکن مسلمان تھا - یاد رہے کہ جب لفظ مسلمان ابراہیم پر بولا گیا تو اُس سے محمدی مسلمانی مراد نہیں ہے لیکن یہہ وہ بات ہے جو طالمود میں بیان ہوئی ہے - مُسلِم طالمودی لفظ ہے - اسمیں یہہ لفظ راستبازوں پر بولا گیا ہے اور پھر یہہ خیال کہ وہ نہ یہودی تھا نہ عیسائی طالمود اور مدراش والا خیال ہے جس سے غرض یہہ ہے کہ اُسکے وقت میں تورات اور انجیل نہ تھے - اور ابراہیم کی مسلمانی یا راستبازی کے لحاظ سے مضامین آیا ہے کہ تم ابراہیم کے شاگرد ہو - پھر دین ابراہیم میں محمد خدا کی وحدانیت موضوع سمجھا - چنانچہ ‡ حگدہ کے بموجب دین ابراہیم یہہ تعلیم ایک خدا کی ہستی جو خالق کل عالم کا ہے اور اُس عالم پر رحم اور مہربانی سے حکومت کرتا ہے - فقط وہی انسان کی قسمت ٹھہراتا ہے نہ کہ فرشتے یا ستیارے - بت پرستی اگرچہ اُسکے اعتقاد کے ساتھ ملائی جاوے تاہم نفرت کے لائق ہے - صرف اُسی کی بندگی کرنی چاہئیے - مصیبت میں صرف اُسی پر توکل ہووے وہ مظلوموں کو رہائی بخشتا ہے - ہمیں اُسی سے دعا کرنا اور محبت سے اُسکی خدمت کرنی چاہئیے - اور وہی کتاب دین ابراہیم میں باہمی سلوک کی بابت یہہ سکھلاتی ہے کہ مہربانی اور رحمت ابراہیم کے ایمان کی نشانی ہے وہ جو رحم دل نہیں ہے ابراہیم کے فرزندوں میں سے نہیں ہے - وغیرہ - محمد نے اِس دین میں خدائی تعلیم کو مقدم سمجھا ہے - اِن کل طالمودی

---

* اِس دفعہ میں جو حوالے طالمود کے دیے گئے ہیں اُنکی سند ایک عالم ربی یہودی جو ڈیوچ کی کتاب المرداد اسلام ہے -

‡ حگدہ طالمود کا وہ حصہ جو تمثیلیں اور دو قومی یا توریت کی مجازی تشبیلیں شامل ہیں -

فقروں میں لفظ رحمان استعمال ہوا ہے اور یہی لفظ جا بجا قرآن میں بھی قایم رکھا ہے۔ اور سوا اسکے محمد نے ان احادیث یہود کے مطلب کو ہمیشہ اور لفظوں کو اکثر قایم رکھا ہے۔ اور کیا کرتے جو کچھ جسطرح سُنا اور سیکھا اُسی ڈھب پر کہتے ہیں۔ پس یہہ اُسکی مقدم تعلیم کی اصل بنا تھی۔ پھر ہم بیان قرانی میں یہہ دیکھتے ہیں۔ ابراہیم شرک والا نہ تھا۔ اور طالمود میں اسپر بہت زور دیا ہے کہ خدا ایک ہے اور اسکی عبادت میں شرکت نہ چاہئے یعنے درمیانی یا وسیلے مثل بتوں یا سیارونکے بالکل رد کئے ہیں۔ غرضکہ دین ابراہیم کا احوال حضرت محمد کو طالمود سے حاصل ہوا۔ اس سے دو باتیں عائد ہوتی ہیں ایک یہہ کہ قرآن کی عدم ضرورت اظہر ہے اور دوسری یہہ کہ حضرت نے سیکھا طالمود والوں سے اور کہدیا کہ حکم بھیجا ہمنے تجھکو کہ چل دین ابراہیم پر۔ یہہ کیسا فریب ہے! بہتر ہوتا اگر دین ابراہیم توریت سے سیکھتے کیونکہ اُسحال میں طالمود کے بناوٹی قصوں کے داؤ میں آجانے سے بچتے۔ افسوس! کہ قرآن میں وہ بھی سبھی منقول ہوئے ہیں۔ چنانچہ سورہ انعام رکوع ۹ میں یوں مرقوم ہے۔ پھر اندھیری آئی اُسپر رات دیکھا ایک تارہ بولا یہہ میرا رب ہے پھر جب وہ غیب ہوا بولا مجھکو خوش نہیں آتے چھپ جانے والے۔ پھر جب دیکھا چاند چمکتا بولا یہہ ہے میرا رب پھر جب وہ غیب ہوا بولا اگر نہ راہ دے مجھکو رب میرا تو بے شک رہوں میں بھٹکتے لوگوں میں پھر دیکھا سورج جھلکتا بولا یہہ ہے میرا رب یہہ سب سے بڑا۔ پھر جب غیب ہوا بولا اے قوم میں بیزار ہوں اُنسے جنکو تم شریک کرتے ہو (سورہ انبیاء رکوع) اور قسم ہے اللہ کی میں علاج کرونگا تمہارے بتوں کا جب تم جاچکوگے پیٹھ پھیر کر پھر کر ڈالا انکو ٹکڑے . . . بولے اسکو جلاؤ اور مدد کرو اپنے ٹھاکروں کی اگر کچھ کرتے ہو۔ ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈک ہوجا اور آرام ابراہیم پر۔ دیکھو اے ناظرین یہہ سب باتیں جگہ مذکورہ بالا میں مفصل طور سے پائی جاتی ہیں۔ پس کہو کیا قرآن جھوٹھا اور سچ کا مجموعہ ٹھہرا کہ نہیں۔ اور جو کچھ سچ بھی ہے پُرانے تو پھر کیا اسکی عدم ضرورت میں کچھ بھی شک ہے؟ نہیں ذرہ بھی نہیں +

راقم
جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس
از گوجرانوالہ

ری ویو

کتاب تحقیق الاسلام

مصنفہ مولوی غلام نبی صاحب متوطن امرتسر (پنجاب) پر

مذہب کی تحقیق کے بغیر کسی زمانہ میں اور کسی ملک میں کوئی انسان خالی نہیں رہا۔ صرف فرق یہہ ہے کہ لکھے پڑھونکے خیالات لکھے گئے اور کوڑھ مغزوں کے تذکروں کی یادداشتیں نہیں لکھی گئیں۔ ہمارے یورپین مصنفوں کی بدولت زمانہ حال عجیب طرح کی ترقیوں اور عروج پر ہے پس ہر بھی مذہبی خیالات کے آدمیوں کی تحقیقاتیں الگ الگ طرز اور ڈھنگ پر پائی جاتی ہیں +

مصنف موصوف نے اپنے ہم مشرب مصنفوں کے گڑے ہوئے مُردے پھر اُکھیڑے ہیں۔ یعنی اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ توریت اور انجیل مقدس میں اسلام کا تذکرہ ثابت کریں۔ لیکن ہم خود انکو اور پھر انکی تالیف کے ناظرین کو یاد دلاتے ہیں کہ اس قسم کے مباحثے پنجاب میں انگریزی تسلط کے دنوں میں جو زمانہ کا اقتضا تھا ہوچکے۔

(۱) ڈاکٹر فانڈر صاحب کا جواہر ستہ یعنے۔
(الف)۔ میزان الحق۔
(ب)۔ طریق الحیات۔
(ج)۔ مفتاح الاسرار۔
(د)۔ حل الاشکال۔
(ہ)۔ اختتام مباحثہ دینی۔
(و)۔ ثمرات شجر الحیات۔
(۲) پروفیسر رامچندر صاحب دہلوی کی کتاب اعجاز قرآن۔
(۳) مولوی سید صفدر علی صاحب کی کتاب نیاز نامہ۔
(۴) پادری راکمین صاحب کی اوصولۃ الضیغم۔
(۵) پادری ولیم اسمتھ اور پادری لیپولٹ صاحبان کی دین حق کی تحقیق۔
(۷) کپتان اکمین صاحب کی ثلثۃ الکتب۔
(۸) ابطال دین محمدی بمقابلہ دین عیسوی۔
(۹) پادری مولوی عماد الدین صاحب لاہز کی تصنیفات۔
(۱۰) پادری جے ایل ٹھاکرداس صاحب کے مضامین عدم ضرورت قرآن۔
(۱۱) پادری جان راجرس صاحب کی تفتیش الاسلام۔
(۱۲) پادری صموئیل نوس صاحب ایم اے کی تصنیفات۔

چنانچہ مندرجہ بالا مصنفوں کی تصنیفات شاہد ہیں کہ اب اس قسم کے مباحثوں کی بالکل ضرورت نہیں رہی۔ مولوی غلام نبی صاحب نے ایک بات بھی ایسی نہیں لکھی کہ اُسکا جواب عیسائی مصنفوں نے نہ دیا ہو اگر کوئی شخص ہمارے دعوی کی صداقت چاہتا ہے تو جن کتابوں کا ہمنے حوالہ دیا ہے اور جو ہمارے پاس موجود ہیں دیکھ سکتا ہے اور اپنی بخوبی تسلی کرسکتا ہے +

اب اہل اسلام کے ساتھ عیسائی واعظوں کے مباحثہ اصل اصول پر ہر مذہب کی بر موقوف ذاتی خاصیت

ہے چنانچہ بعض اہل اسلام نے جو ہمارے خداوند کے حواریوں کو جاہل اور بے علم اور غیر خاندانی ثابت کیا ہے تو اسپر ممالک مغربی و شمالی ہند کے سابق اور مشہور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر **سر ولیم میور صاحب**۔ ایل ایل ڈی کے سی۔ ایس آئی نے جواب دیا ہے۔ کہ بے شبہ ہمارے خداوند کے حواری بے علم اور غیر خاندانی اور جاہل تھے اور دین عیسوی جو پھیلا تو محض اپنی ہی خاصیت خاص سے پھیلا اور تمام روئے زمین کے مذاہب پر محض اپنی ہی نیکی اور پاکیزگی سے غالب آیا۔ اسکے بعد نواب صاحب موصوف نے تواریخ کا ایک سلسلہ چھیڑا ہے جسکا اقتباس بت پرست مورخوں کی کتابوں سے کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں ✦

قولہ۔ تین سو تیرہ برس کے الفاظ تو بہت مختصر سے ہیں مگر متامل آدمی غور کرے تو اسکو معلوم ہو سکتا ہے کہ انسان کی چھ پشتیں اُس میں فنا اور اُس سے نئی ہو جاتی ہیں۔ اس عرصہ میں دین عیسوی کے ماننیوالوں میں سے کبھی کوئی شخص رئیس اور متمول اور بادشاہ نہ ہوا۔ یہہ دین اُسوقت ایک جرم سمجھا جاتا تھا اور اُسکے ماننیوالا ٹھٹھوں میں اُڑایا جاتا تھا۔ پھر اسکے قبول کرنے سے لوگوں کی ظاہری جاہ طلبی مراد نہ تھی بلکہ محض صداقت کا قبول کرنا غرض تھی۔ اسکے برخلاف دین اسلام اپنے بہادر اور اہل سیف خلیفوں اور اُنکے جانشینوں کی مدد سے یکایک ایسا پھیلا جیسے برق۔ پھر اسکے قبول کرنیوالوں کو جاہ و ثروت و انعام ملتے تھے اور اُنکو کوئی دُکھ اور تکلیف نہ دے سکتا تھا۔ اب دین عیسوی کی ذاتی خاصیت کو اسلام کی ذاتی خاصیت کے ساتھ مقابلہ کرنے سے ایک صحیح نتیجہ نکل سکتا ہے کہ الہی دین کونسا ہے اور انسانی مذہب کون ہے۔ افسوس کہ اہل حق ہر زمانہ میں اور کہیں کم ہوتے ہیں **انتہی**

ہمارے مولوی غلام نبی صاحب ابھی نوجوان ہونے کے سبب سے بہت ہی کم تجربہ رکھتے ہیں وہ ایک عالی دماغ متلاشی کی مانند ہمارے مسیحی مصنفوں کی کتابوں میں تدین سے غور نہیں کرتے۔ اگر وہ غور سے خوض کریں تو اصلی سچائی کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اُنکو مباحثہ کا بڑا شوق ہے اور پھر مباحثہ بھی پرانی طرز کا حالانکہ زمانہ حال کی روشنی نے اس طرز کو بالکل ہی بدل ڈالا ہے۔ اُنکے مندرجہ عنوان کتاب کو نہ کوئی خود نئے خیال کا اہل اسلام ہی قبول اور پسند کرتا ہے۔ اور نہ کوئی پُر سمجھ و اعلے دماغ کا عیسائی تو کیوں پسند کرنے لگا۔ مولوی صاحب موصوف کو زیبا ہے کہ جن کتابوں کا ہم نے حوالہ دیا ہے اُنکو ایک بار بغور دیکھ جائیں پھر اُنکو اسکا بھید کھلیگا کہ اب اس قسم کے جھگڑوں کا دور دور جاتا رہا۔ البتہ مولوی **سید احمد** خان بہادر نے جو طرز مباحثہ کی اختیار کی ہے وہ گویا نئے قسم کے کہنے کی سفارش کرتی ہے۔ مگر جب وہ اُس طرز کو (جو اُن کی تفسیر قرآن میں پائی جاتی ہے) اتمام کر لیں گے تو **نیچری عیسائی** اُٹھینگے اور اس مرحلہ میں قدم بڑھینگے ✦

المختصر تحقیق الاسلام رسالہ جسپر ہم نے یہہ مختصر سا ریویو لکھا ہے اس قابل نہیں کہ عیسائی فرقہ پر اسکا جواب فرض ہووے۔ کیونکہ جو کچھ اسمیں کہا گیا ہے مصنف کے ہمملت صاحبان نے پہلے بھی کہا تھا جسکا عیسائی مصنفوں نے مفصل اور مشرح جواب دیا ہے۔ مولوی غلام نبی صاحب کو دیکھنا چاہئے کہ دنیا کے بردہ پر اسلام کا اب حال کیا ہے روم (ٹرکی) کا حال معلوم ہے یا نہیں ایران کی مجموعی طاقت سے بھی کچھ خبر ہے یا کچھ خبر نہیں سنٹرل ایشیا کی چھوٹی موٹی اسلامی سلطنتوں کا حال بھی معلوم ہے یا نہیں۔ خوب یاد رہے کہ غیر مذہب سلطنتیں اور غیر مذہب ساتھوں میں خود بخود نیست ہوتی جاتی ہیں غیر مذہب کا بھی یہی حال ہو رہا ہے اور ہنوز ہوگا **اشعیا نبی** کا یہہ قول یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی اوزار جو خدا کے برخلاف بنایا گیا کام نہ آویگا ✦

راقم پنجابی

منقولات

افغانستان

اب وہ وقت ہے کہ اُدھر عبدالرحمان خان کی فوجیں جمع ہوتی ہوئی بڑھ رہی ہیں اور اُدھر ایوبخان آہستہ آہستہ آگے کو قدم بڑھا رہا ہے۔ خدا جانے کسکے ہاتھ کھیت رہے آجتک جو کچھ خبریں پہونچی ہیں اُنسے صاف صاف حال مطلق نہیں معلوم ہوتا البتہ کثرت کے ساتھ خبریں یہی بیان کرتی ہیں اس دفعہ عبدالرحمان خان نے خوب زور شور کے ساتھ بندوبست کیا ہے اور اُسنے فوج کے بھیجنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اور لوگونکے یہہ بھی خیالات ہیں کہ جو اعلیٰ درجہ کی تیاریاں عبدالرحمان خان نے کی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالرحمان خان کے سامنے ایوب خان کبھی نہیں جیتے گا۔ مگر ہمکو خیال کرنا چاہئے کہ سامنے سے عبدالرحمان کی طرف کی خبریں تو ہمارے پاس بسہولیت پہونچ سکتی ہیں مگر ایوبخان کی خبر جو ہم تو کیا عبدالرحمان خان کو بھی تحقیق نہ ملتی ہوں گی کیونکہ وہ پرلے درجہ کے مقامات میں رہ کر وہاں کے لوگ اُسکے تابعدار ہیں خبر کچھ ہی ہو مگر ہمیں تو شک نہیں کہ وہ آخر کسی نہ کسی گھمنڈ میں آگے ہو بڑھ رہا ہے ✦

اگرچہ ہمارے انتظام نے چند دن کے واسطے وہاں امن و امان کی صورت دکھائی تھی مگر یہہ خیر

کیونکر نہ بھی کہ ایوبخان - موسیٰ خان - ہاشم خان کا مین تو نچلے بیٹھیں گے اور اُنکے ساتھ افغانستان کے لوگ کیونکر نہ ہونگے - اگرچہ خیال کیہ رہا ہو اگر عبدالرحمان خان کو تاشقند سے نہ بلایا جاتا اور سرکاری فوج افغانستان کسی کے سپرد کرکے یا نہ کرکے چلے آتے تو بعد میں عبدالرحمان خان شمالی و مغربی افغانستان پر رفتہ رفتہ قبضہ کرتا اور ایک وہ وقت آجاتا کہ وہ کابل بھی لے لیتا مگر ہم ایسا جانتے ہیں کہ عبدالرحمان کو ابھی تک ہرگز یہہ دن نصیب نہیں ہوتا ایوب خان اور موسیٰ خان کا لوگ پاس کرکے اُس سے لڑتے اور اُسکو کبھی اپنے ملک میں نہ آنے دیتے - اِسلئے کہ ایوبخان اور موسیٰ خان کی جانب ملک کا میلان تھا اور میں خیال کرتا ہوں کہ اب تک ہو جسکی یہہ دلیل ہو کہ ایوبخان بے خوف و خطر آگے بڑھ رہا ہو اور وہ اور اُسکے ہمراہی ٹھیک خیال کرتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں +

دیکھئے کس عرصہ تک چہرہ افغانستان خون سے رنگین رہے پہلے وقت سے شیر علیخان کے خیالات بدلے تھے کہ وہ مر کھپ بھی گیا لیکن وہ مفسدے دے گیا ہو جو آجتک طے نہیں ہوئے انقلابات کی تعداد کم نہیں ہوتی - اسوقت عبدالرحمان خان اور ایوبخان دونوں ایسے آدمی میدان میں آئے ہیں جو دونوں افغانستان میں اگاہیں اور جب تک ان دونوں میں سے ایک علیحدہ نہ ہوگا ہم ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ افغانستان امن و امان سے بسر ہو +

ہم خیال کرتے ہیں کہ اس موقع پر گورنمنٹ انگریزی کو بجائے عبدالرحمان کو مدد دینے کے ایسا بندوبست کرے کہ جس سے یہہ خون خرابے جو ظاہر طور پر انکے سامنے ہونے والے ہیں ہم یہہ نہیں کہتے اندر ہی کہا گیا ہو کہ ایسا فعل نہیں کرنا چاہئے کہ جس سے زر کا سرمایہ دیا جاوے بلکہ ایسا ہونا چاہئے کہ طرفین کی جو لڑائی ہو رہی ہو وہ فرو ہو جاوے ہم عبدالرحمان خان اور ایوب خان دونوں سے بات چیت کرسکتے ہیں پھر ہم دونوں کا فیصلہ کیونکر نہیں کرسکتے +

ہمکو یہہ ہرگز خیال نکرنا چاہئے کہ ایوب ہمارا قطعی دشمن ہو اور اُسنے ہمکو قندھار میں رنج پہونچایا تھا مقابلہ میں ایسا ہی ہوتا ہو گورنمنٹ اپنے برتاؤ اور اصول کی طرف غور کرے اور اُس طریقہ کو ہاتھ سے نہ دے جس طریقہ کے سبب اُسنے مخالفوں اور دوستوں دونوں کو راضی رکھا ہو اگر ان دونوں کی صلح ہوگئی تو سیکڑوں جانوں کا فایدہ ہوگا جنکے ستیاناس ہونے کی منادیاں ظاہر ہو رہی ہیں +

البتہ ہم جبتک ایوبخان کو کچھ نہیں دے سکتے تب تک وہ ہرگز نہیں مانے گا اور جب تک امیر کو پالیسی چال کے مطابق نہ سمجھائینگے وہ بھی نہ مانے گا آخرش خان ہو ایوب ضرور کہے گا کہ مجکو قندھار دیا جاوے عبدالرحمان کیونکر نہ کہے گا کہ قندھار کابل کے متعلق ہو جو علیحدہ نہیں ہوسکتا اُس موقع پر ہمکو دونوں کا فیصلہ ایسا کرنا واجب ہوسکتا ہو کہ دونوں خوش رہیں اور لڑائی بھی ہو یہہ بھی قرینہ ہو کہ اگر ایوبخان کو قندھار دیدیا جاوے تو وہ آئندہ اور بھی کچھ خیال کریگا اور عبدالرحمان کی اطاعت ہرگز قبول نکریگا اور یہہ بھی خیال ہو کہ جب تک قندھار ایوب خان کو نہ ملے گا وہ ہرگز پیچھے کو منہ نہ کرے گا بڑی اُلجھن کی بات ہو لیکن اس سے پیشتر ہمکو یہہ سوچنا واجب ہوگا کہ آیا لڑائی سے پیشتر یہہ دونوں فیصلہ کیواسطے راضی ہوسکتے ہیں یا نہیں جسکی بابت کوشش کرنا ہمکو ضرور ہو اگر دونوں فیصلہ پر راضی نہوں تو اپنا سر کھائیں آپ لڑ بھڑ کر درست ہو جاینگے جو بعد مدت ہماری رائے ہو رہی ہو +

از انجمن پنجاب

اخبارات تار برقی

ٹیونس - ۸ جولائی ۱۸۸۱ع خط و کتابت تار برقی کی سفیکس میں بند ہوگئی ہو - خبر آئی ہو کہ فرانس کے جنگی جہازوں نے شہر پر گولا اندازی کی - قلعہ اور مسجد اور مسلمانوں کی آبادی کا کچھ حصہ کو تباہ کردیا ہو - طرف ثانی بھی خوب جواب دے رہے ہیں +

نیویارک ۹ - جولائی ۱۸۸۱ع پریسیڈنٹ گارفیلڈ کی حالت ترقی پر ہو +

ٹیونس - ۹ - جولائی ۱۸۸۱ع سفیکس کے مفسد تعداد میں پندرہ ہزار سے زیادہ ہیں +

قسطنطنیہ - مکہ میں مفسدہ پھوٹ پڑا ہے - اور دو پلٹنوں ترکیوں کو اُنہوں نے شکست دی ہو +

شملہ ۱۳ - جولائی ۱۸۸۱ع - قندھار سے ۱۰ تاریخ کو خبر ملی ہو جس سے ظاہر ہوا ہو کہ تاج محمد خان اور سولاں اور باغی گرفتار ہوئے ہیں اور قندھار میں لائے گئے ہیں +

سوداگر جو کہ ہرات سے آئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایوبخان فوج میں پہونچ گیا ہو جس سے شہر میں کھلبلی مچ گئی ہو آئی ہوئی رجمنٹ نے کل گرشک کو کوچ کیا ہو امیر کی فوج قصبہ کنیز میں ظاہر ہوئی ہو جو گرشک سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ہو - کہتے ہیں کہ مندرجہ ذیل سردار ایوبخان کی فوج کے ہمراہ ہیں - حفیظ اللہ خان - عبداللہ خان ٹوخی سار ٹیپ نور محمد خان قندھاری - قاضی عبدالسلام اور حسین علیخان جو سابق میں سپہ سالار افغانستان کا تھا +

شملہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۷۳ء گورنمنٹ ترکی نے احکام نافذ کردیا ہے کہ کل حاجی وغیرہ جو بندرگاہ حجاج واقع کنارہ عرب بحرہ قلزم پر اترنے میں انکو پاس پورٹ لینا چاہئے۔ بندرگاہان ہندوستان سے جہاز پر سوار کیا جاتا ہے انکو چاہئے کہ پاس پورٹ ضرور لیں ورنہ کسی حالت میں وہ سوار نہیں ہو سکیں گے +

لودیانہ

جو کشمیری بلوہ کے ہونے سے مرگیا تھا اور ۷ کشمیری گرفتار ہوئے تھے عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے ایک شخص کو جسکے ہاتھ سے اینٹ لگی تھی اسکو ۴ ماہ کی قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی اور دوسرے کو جو ساتھی تھا ایک ماہ کی قید ہوئی۔ باقی ۵ آدمیوں کو عـ۵ عـ۵ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ لوگوں کا خیال تھا کہ سخت سزا ہوگی مگر چونکہ عدالت میں یہہ ثبوت ہوا کہ عمداً قتل نہیں ہوا بلکہ بلوہ میں مرگ اتفاقیہ ہوئی ہے +

۲۵ جولائی کی شام کو ایک شخص ہندو مسمی سردھا رام بھجوڈیا کی مسجد کے متصل ایک کنوئے میں ڈوب کر مرگیا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مسمی مذکور ایک کسبی کے پاس سے مبلغ چھ روپیہ قمار بازی کیواسطے لیگیا اور جاتے ہی ہار گیا کہتے ہیں کہ کسبی کے خوف تقاضہ سے ڈوب مرا +

تھانہ ماچھی واڑہ سے ایک لاش آئی جسکی کیفیت یہہ معلوم ہوئی ہے کہ چور اسکو جنگل میں مار کر ڈال گئے تھے اور جو کچھ اسکے پاس موجود تھا وہ لیکر چلدئے۔ شفاخانہ میں لاش کا ملاحظہ کیا گیا +

موضع بارہ بوال میں ایک طفل ٹوبہ میں نہانے گیا اور ڈوب گیا۔ اشتباہاً اسکی لاش شفاخانہ آئی اور ملاحظہ ہوا +

سنا گیا ہے کہ ایک روز ایک مستغیث عدالت صاحب جج بہادر میں مشعل جلا کر آیا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اسکا سوال جو کسی مطلب کے لئے دیا تھا برآمد نہیں ہوتا تھا چنانچہ کہتے ہیں کہ صاحب جج بہادر نے اسیوقت برآمد کرایا اور آئندہ کو اہلکاران کو تاکید ہوئی۔ یہہ مشعل کا جلانا کچھ نئی بات نہیں ہے ہندوستان کے چند ضلعوں میں ایسا ہوا ہے۔ ہماری دانست میں مشعل کا جلانا عدالت کی تحقیر کرنا ہے چاہئیے کہ ایسے ملزمان کو سزا ہوا کرے +

گورنمنٹ گزٹ پنجاب سے معلوم ہوا تھا کہ حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب وغیرہ نے نمبرہ آنریری مجسٹریٹان پنجاب جناب شہزادہ نادر جماداد آنریری مجسٹریٹ لودیانہ کی کارگذاری کی خاص تعریف درجہ اول کی کی ہے ہم کہتے ہیں کہ یہہ تعریف راست ہے کیونکہ جب سے تحصیل لودیانہ کے مقدمات انکے سپرد ہوئے ہیں انکے پاس کام زیادہ بڑھگیا ہے مگر تو بھی اپنے کار مفوضہ کو خوش اسلوبی کے ساتھ کرتے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ ہمارے شہر لودیانہ کے محکمہ صفائی کے واسطے ایک داروغہ یعنے منشی چھجو خان بمشاہرہ مبلغ ۵۰ ماہوار کا امرتسر سے یکم اگست کو مقرر ہوکر آئیگا اور یہاں کے تین داروغہ موقوف کئے جائینگے ہم دیکھینگے کہ داروغہ مذکور تینوں آدمیوں کا کام دے سکتا ہے یا نہیں بعد دیکھنے کارگذاری کے پھر کچھ لکھا جائیگا +

داروغہ محمد محسن صاحب کے کوچہ میں غلاظت کا انبار محلہ کے خاکروبوں نے لگایا ہوا تھا جو ۲۶ جولائی کی شام تک موجود تھا معلوم نہیں کہ ممبران میونسپل میں سے کوئی وہاں جاتا ہے کہ نہیں۔ آج صبح سے کالی کالی گھٹائیں جھم جھم آئیں اور بادل خوب دل کھولکر برسے تمام جنگل میں پانی پانی نظر آتا ہے +

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس عمر ایل متخلص گل از ذرہ

مبتلا کیوں نہ یہہ دل اسپہ لو دن رات رہے
عمر بھر حامی جہاں میں جو ہر اوقات رہے
زندہ دم بھر میں کئے مردہ ہزاروں جسنے
یاد کیونکر نہ بھلا اسکی کرامات رہے
نہ ملے گرچہ زمانہ تو بلا سے نہ ملے
پر نبی حضرت عیسیٰ سے ملاقات رہے
ہاتھ آجاوے جو یہہ گنجینۂ عقبیٰ جسکو
کیا طمع اسکو تو پھر لعل جواہرات رہے
نازاں جو جو کہ ہوئے عشق مجازی پہ دلا
خوار عالم میں سدا ایسے ہی خطرات رہے
غافلو آکے قدمبوس ہو عیسیٰ کے شتاب
سامنے حق کے جو آخر کو بنی بات رہے
روز محشر کا بھلا خوف ہو کیوں گل مجھکو
جب مرے حال پہ عیسیٰ کی عنایات رہے

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہے قیمت مندرجہ ذیل سالانہ بلا محصول عـہ مع محصول ہے
۲ پرچہ کیواسطے مع محصول للعہ ۔ ۳ پرچہ کیواسطے عـہ ۱۲
۴ پرچہ کیواسطے مع محصول سعہ ۔ ۵ پرچہ کیواسطے
مع محصول ... ۔ ۶ پرچہ کیواسطے مع محصول لعہ ۱۲
۱۲ پرچہ کیواسطے مع محصول لو عـ۵ قیمت بذریعہ منی آرڈر
ہر ایک ڈاکخانہ میں بنتا ہے بھیجنی چاہیئے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا